کماد کی ستمبر کاشت

زرعی فیچر سروس (نظامت زرعی اطلاعات پنجاب)

ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر شکر کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے گنے کی پیداوار میں اضافہ ناگزیر ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ کماد کی ترقی دادہ ٹیکنالوجی پر عمل کر کے پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ گنے کی پیداوار میں اضافہ کے لیے کاشتکاروں کو زیادہ پیداوار دینے والی اقسام کی کاشت، سفارش کردہ شرح بیج، بروقت کاشت، کھادوں کے متناسب استعمال، بروقت آبپاشی، فصل کی بیماریوں، نقصان پہنچانے والے کیڑوں اور جڑی بوٹیوں کے انسداد کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔کماد کی ستمبر کاشت کے لیے موزوں وقت یکم سے 30 ستمبر ہے۔کماد کی کاشت کے لیے میرا اور بھاری میرا زمین موزوں ہے جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو اور نامیاتی مادہ بھی کافی مقدار میں پایا جاتا ہو تاہم کماد کو ہلکی اور کمزور زمین میں بھی مناسب دیکھ بھال سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔سیم اور تھور والی زمین کما کی کاشت کے لیے موزوں نہیں۔ گنے کی جڑیں زمین کے اندر کافی گہرائی تک جاتی ہیں اس لیے کم از کم ایک فٹ گہرائی تک زمین کا تیار ہونا بہت ضروری ہے۔کماد کی کاشت کے لیے زمین نرم، بھربھری اور ہموار کریں اور زمین کی تیاری گہرا ہل چلا کر کریں جبکہ زمین کی تیاری سے پہلے اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد ڈالنی چاہیے۔روٹاویٹر اور دو دفعہ چزل ہل ایک دوسرے کے مخالف رخ چلا کر عام ہل اور سہاگہ سے زمین تیار کریں۔ دریائی اور اس سے ملحقہ علاقوں کیلئے کماد کی منظورشدہ اقسام سی پی 77-400، سی پی ایف 237، ایس پی ایف 213اور ایچ ایس ایف 240 ہیں۔دیگر علاقوں کے لیے درج بالا اقسام کے علاوہ سی پی ایف 246 ،سی پی ایف 247،سی پی ایف 248 اور سی پی ایف 249 بھی کاشت کی جاسکتی ہیں۔ایس پی ایف 234 صرف جنوبی پنجاب یعنی دریائی علاقوں کے علاوہ راجن پور، بہاولپور اور رحیم یار خان کے اضلاع کے لیے موزوں ترین قسم ہے۔کماد کی ممنوعہ اقسام میں ٹرائیٹان، سی او جے۔84، جھنگ۔59، یو ایس 718-،ایس 2003 ،سی او۔ 1148 (انڈیا)، سی او ایل۔ 29، سی او ایل۔ 44، بی ایل۔ 4، بی ایف۔162 ، ایل۔116 ، فخرِ ہند اور ایس پی ایف۔238 (چائنہ) شامل ہیں۔ بروقت کاشت اور دیگر موزوں حالات میں دو آنکھوں والے 30 ہزار سے یا تین آنکھوں والے 20 ہزار سے فی ایکڑ ڈالنے چاہئیں یہ تعداد موٹی اقسام میں تقریباً 100 سے 120 من اور باریک اقسام میں 80 سے 100 من بیج سے حاصل کی جاسکتی ہے۔کاشت میں تاخیر ہونے کی صورت میں بیج کی مقدار میں 20 سے 25 فیصد تک اضافہ کر لینا چاہیے۔کماد کی کاشت کے لیے زمین کی تیاری گہرے ہل (چزل) سے کریں پھر عام ہل چلا کر سہاگہ دیں اور رجر کے ذریعے 4 فٹ کے فاصلہ پر 8 سے 10 انچ گہری کھیلیاں بنائیں ان کھیلیوں میں پہلے فاسفورس اور پوٹاش کھاد ڈالیں اور پھر بیج ڈال کر مٹی کی ہلکی سی تہ سے ڈھانپ دیں۔مٹی ڈالنے کے لیے سہاگہ نہ چلائیں بلکہ ہاتھ یا پاؤں سے مٹی ڈالیں اور پھر پانی لگا دیں۔ جب گہری کھیلیاں خشک ہونے

لگیں تو پانی لگا دیں اس طرح کماد کے اگنے تک حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔کاشت کے لیے گنے کا مخصوص رجر استعمال کیا جائے جس سے کھیلی ہی میں 4 انچ کے فاصلہ پر دو چھوٹے سے سیاڑ بن جاتے ہیں جن میں الگ الگ بیج صحیح سمت میں رکھا جا سکتا ہے۔کماد کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے 69 کلوگرام نائٹروجن، 46 کلوگرام فاسفورس اور 46 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ کی ضرورت ہوتی ہے۔تمام فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کاشت کے وقت سیاڑوں میں ڈال دینی چاہیے اور نائٹروجنی کھاد کو تین برابر حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ فصل کا اگاؤ مکمل ہونے پر، دوسرا حصہ شگوفے نکلنے پر اور تیسرا حصہ مٹی چڑھانے سے پہلے فصل کو ڈالیں۔اچھے نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نائٹروجن کھاد کی پوری مقدار اپریل کے آخر تک مکمل کر دی جائے۔درج بالا مختلف کیمیائی اجزا کا تناسب نیچے دی گئی سفارشات کے مطابق استعمال کر کے پورا کیا جا سکتا ہے۔کمزور زمین میں 4 بوری یوریا 2 بوری ڈی اے پی اور دو بوری پوٹاشیم سلفیٹ، درمیانی زمین میں 3 بوری یوریا 2 بوری ڈی اے پی اور 2 بوری پوٹاشیم سلفیٹ جبکہ زرخیز زمین میں 2 بوری یوریا، ایک بوری ڈی اے پی اور 2 بوری پوٹاشیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈالیں۔ستمبر کاشتہ کماد کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لیے 2000 ملی میٹر (80 ایکڑ انچ) پانی درکار ہوتا ہے جو کہ تقریباً 20 دفعہ آبپاشی کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔گنے کی زیادہ پیداوار اصل پانی ہی کی مرہون منت ہے اور پانی کی کمی گنے کی فی ایکڑ پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے۔فصل کا اگاؤ مکمل ہونے پر گوڈی والے ہل سے ایک دفعہ وتر اور پھر خشک حالت میں گوڈی کریں۔یہی عمل 20 دن بعد دوہرائیں۔آخری گوڈی کے بعد زمین بھربھری ہو جاتی ہے اور فصل کو مٹی چڑھانے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بروقت مٹی چڑھانے سے نہ صرف پودے کو سہارا ملتا ہے بلکہ گورداسپوری بورر کا پروانہ باہر نہیں نکلتا۔گنے کی فصل میں مٹی نہ چڑھانے سے جو شگوفے دیر سے نکلتے ہیں وہ خوراک لینے کے باوجود پیداوار میں اضافہ کا باعث نہیں بنتے۔جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے گوڈی اور نلائی کے عوامل کارگر ہوتے ہیں اس سے گنے کی صحت مند پرورش کو تقویت ملتی ہے اور جڑی بوٹیاں بھی تلف ہو جاتی ہیں پہلی گوڈی اگاؤ مکمل ہونے پر جبکہ دوسری گوڈی مزید ایک ماہ بعد کرنی چاہیے۔ہر گوڈی میں ایک بار وتر اور دوسری بار خشک ہل چلائیں۔سیاڑوں کے درمیان بذریعہ کلٹیویٹر جبکہ پودوں کے درمیان کسولہ یا کھرپا استعمال کرنا چاہیے۔بجائی کے فوراً بعد پہلے پانی پر محکمہ زراعت کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورہ سے ایس میٹولاکلور 800 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔زہریں استعمال کرتے وقت کھیت کو بھر کر پانی لگائیں اس سے تمام اقسام کی جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں گی۔

☆☆☆